یہ دل منکر ہوا از ادینہ خان

WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

یہ دل منکر ہوا

از ادینہ خان

www.novelsclubb.com

#قسط_نمبر_1

یہ گلبرگ لاہور میں صبح سویرے کا منظر تھا جہاں 'شیریں منزل' کی پر شکوہ عمارت میں ناشتے کا دور چل رہا تھا۔ میز کے گرد پانچ افراد کی موجودگی میں بھی گہرا سکوت

چھایا ہوا تھا وہاں دو لوگوں کے چہرے کے تاثرات بگڑے ہوئے تھے جن میں جلیل رحمانی اور ان کا اکلوتا پوتا آدم مصطفیٰ شامل تھے باقی تین افراد ناشتے کرنے کے ساتھ ساتھ بے چینی سے ان دونوں کا جائزہ بھی لے رہے تھے۔

اس گہری خاموشی میں فون کی تیز آواز نے خلل ڈالا تھا، جلیل رحمانی نے عجلت میں اپنا فون اٹھایا اور مسکراتے ہوئے اٹینڈ کر گئے۔ان کے یکدم بدلتے تاثرات کو محسوس کر کے آدم نے بے ساختہ مٹھیاں بھینچ لیں اس کی سفید رنگت اس کے اندر پکتے ہوئے لاوے کی بدولت شدید سرخ پڑ گئی تھی۔

کیسا ہے میرا بچہ ؟"

"ابی جان تو بالکل ٹھیک ہیں اور کب سے تمھارے فون کا انتظار کر رہے تھے۔

وہ کرسی کھسکا کر کھڑے ہوئے اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے یہ اس بات کا اشارہ ہوا کرتا تھا کہ وہ فون پر موجود ہستی سے اکیلے میں بات کرنے کے خواہشمند ہیں کوئی انھیں ڈسٹرب نہ کرے۔

آدم مصطفیٰ کرسی کو ٹھوکر مارتا ہوا وہاں سے نکل گیا تھا، جب جب یہ مخصوص فون آیا کرتا تھا تب تب اس کی حالت ایسی ہو جاتی تھی جیسے سامنے آنے والی ہر چیز کو روند ڈالے گا۔اس کی بد تہذیبی پر مصطفیٰ رحمانی کا دل کیا اسے دو طمانچے لگا دیں۔

www.novelsclubb.com

وہ سیدھا کبیر کے پاس آیا تھا ایک وہی تھا پورے خاندان میں جو اس کے دکھ سکھ میں برابر کا شریک ہوتا تھا صد شکر گھر کے بیچ بس دو قدم کا ہی فاصلہ ہوتا تھا جو طے کرنے میں اس کا غصہ برقرار ہی رہتا تھا۔

وہ بیبو جی اور چچی جان کو سلام کرتا ہوا ان کی سنے بغیر آگے بڑھ گیا۔

"ہا____ہائے لگتا ہے آج پھر یہ لڑکا پا جی سے لڑ کے آیا ہے۔

اللہ ہی خیر کرے ہر وقت بس غصہ ناک پر دھرا رہتا ہے اس کے نہ کسی کی سن کر راضی ہے۔"

www.novelsclubb.com

بیبو جی نے کانوں کو ہاتھ لگائے، چچی جان نے بھی تاسف سے سر ہلایا۔

وہ دھاڑ سے کبیر کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا جہاں وہ ابھی تک گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہا تھا۔اس کا لحاف بیڈ سے نیچے لٹک رہا تھا اور وہ خود آڑھا ترچھا لیٹا خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا۔

"میں پھپھو کی پلاننگ اچھی طرح سمجھتا ہوں جان بوجھ کر وہ یہ سب کرتی ہیں تاکہ مجھے پسپا کر سکیں لیکن میں بھی انہی کا بھتیجا ہوں ان کا وار ان کو ہی واپس نہ لوٹایا تو میرا نام بھی آدم مصطفیٰ نہیں ______"

www.novelsclubb.com

اس نے کہتے ہوئے زوردار مکا ڈریسنگ ٹیبل پر مارا تھا جس کی گونجتی ہوئی آواز نے سوئے ہوئے کبیر کو بھی دہلا دیا تھا۔

"_____میں نے کچھ نہیں کیا____پلیز میرا یقین کرو"

وہ واویلہ مچاتا ہوا جاگا تھا مگر اپنے سامنے کھڑے ہوئے آدم کو خود کو گھورتے پا کر ناسمجھی سے دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

اسی لیے کہتا ہوں کم چکر چلایا کر یہ جو بیک وقت سو سو لڑکیوں سے افیئرز چلا رکھے "

"ہیں نا یہ سب خوابوں کی بجائے سچ میں کسی دن تجھے گنجا کر جائیں گی۔

اس کی بات پر وہ کھسیانی ہنسی ہنس دیا۔

"مجھے چھوڑ اپنا بتا یہ صبح صبح کیوں مرچیں چبا رہا ہے؟"

اس کے پوچھنے پر آدم مصطفیٰ کا غم ایک بار پھر سے تازہ ہو گیا تھا۔

"_____ہونا کیا ہے جلیل رحمانی صاحب کی نواسی کا فون آیا تھا تو"

www.novelsclubb.com

اس کی بات کو کبیر نے درمیان سے اچک لیا۔

تو آدم مصطفیٰ صاحب سے برداشت نہیں ہوا____چچ____چچ____تف ہے"

یار تم پر ایک بے ضرر سی لڑکی سے تم کیوں اتنا خوار کھاتے ہو؟

"بیچاری تمھیں تو کچھ کہتی بھی نہیں ہے۔

اس کے گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے پر آدم نے گھورا تھا۔

تو اچھی طرح سے جانتا ہے مجھے کیا مسئلہ ہے اب پوچھ ایسے رہا ہے جیسے ابھی ابھی"

"پیدا ہوا ہے۔

www.novelsclubb.com

اس کے لتاڑنے پر بھی وہ باز نہیں آیا تھا۔

"میں جانتا ہوں بس یہی ایک بات ہے کہ اس بیچاری کا بچپن میں تم سے نکاح ہو گیا تھا، ہے تو وہ بھی بے قصور نا بلکہ وہ تو جانتی بھی نہیں ہے اس نکاح کے بارے میں۔"

آدم تھک ہار کر صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کبھی کبھی میرا دل کرتا ہے سفاکیت کی حد پار کر جاؤں اور اسے فون کر کے نکاح کا بتادوں۔ کمزور دل کی ہے تو میں کیا کروں____ میری بلا سے کل کی مرتی آج مر جائے میرے سر پر ایک بیمار کو کیوں مسلط کیا؟

تصویریں دیکھی ہیں نا تم نے اس کی دیکھنے میں ہی مریض لگتی ہے۔ تم خود بتاؤ سوٹ کرے گی وہ میرے ساتھ؟

"آدم مصطفیٰ کے ساتھ جوڑ ہے اس کا کوئی؟؟؟

وہ براہِ راست اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا سوال کر رہا تھا۔ آج تو جیسے وہ بکھرا بکھرا سا لگ رہا تھا، ابی جان دو دن سے اس سے بات نہیں کر رہے تھے جب سے اس نے مہک سے شادی کا واضح الفاظ میں اظہار کیا تھا مما کے علاوہ سب کٹے ہوئے لگ رہے تھے اسے۔

www.novelsclubb.com

کبیر نے بغور اس کا جائزہ لیا تھا، وہ دراز قد اور سفید رنگت کا حامل وجاہت سے بھرپور شخص تھا، بھورے مائل کالے بال ماتھے پر بکھرائے اور براؤن آنکھوں میں

خفگی بھرے اس وقت سفاک لگ رہا تھا۔ وہ کسی بھی حسین ودلکش لڑکی کا خواب ہو سکتا تھا مگر اس کی قسمت میں دیا صلاح الدین لکھ دی گئی تھی۔ جسے وہ اپنی زندگی سے کھرچ کر پھینکنا چاہتا تھا۔

"آدم یار رر_______اب تو اوور ہو رہا ہے اتنی بھی گئی گزری نہیں ہے وہ بس علاج کی وجہ سے کمزور ہے کافی ورنہ اچھی بھلی خوبصورت لڑکی ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس نے قائل کرنا چاہا۔

بکواس مت کر میرے سامنے____تو بولے گا ہی ایسے تیرے تو دو دو رشتے بنتے"

"____ہیں اس سے

وہ تو گویا بپھر گیا تھا۔

"____دو نہیں____تین تین ہیں میری____بھابھی بھی تو ہے وہ"

یہ کہتے ہوئے وہ چھلانگ مار کر واش روم میں گھس گیا تھا ورنہ اس سے بعید نہ تھا کچومر ہی نکال دیتا اس کا۔

www.novelsclubb.com

"______کمینہ"

وہ اسے زیر لب گالیوں سے نوازنے لگا۔

ADEENA KHAN

www.novelsclubb.com

:نیویارک

یہ ایک کاٹیج کا منظر تھا جہاں اندھیرا آہستہ آہستہ اپنے پر پھیلا رہا تھا وہ منہ پھلائے کاؤچ پر لیٹی تھی وجہ آج پھر ممی کا لیٹ ہونا تھا چاند بھی اس کے پاس لیٹا اونگھ رہا تھا۔ وہ آج ڈنر ان کے ساتھ کرنا چاہتی تھی اسی لیے ایک گھنٹے سے ان کا انتظار کر رہی تھی نینی کے لاکھ سمجھانے پر بھی اس نے ایک نوالہ بھی حلق سے نہیں اتارا تھا نا ہی میڈیسن لی تھی۔

نینی نے مسکراتے ہوئے اس کے پھولے گال دیکھے تھے وہ بچپن اس کا خیال رکھتی آرہیں تھیں اور انھیں اس سے بے حد محبت تھی۔ وہ بھی ان سے بھرپور انسیت رکھتی تھی مگر کبھی کبھی جب ضد پر آمادہ ہوتی تو مجال ہے جو کسی کی سن لے تب اپنی ممی کو بھی عاجز کر دیتی تھی۔

www.novelsclubb.com

تیکھے اور معصوم نقوش، درمیانہ قد، کمر تک آتے بال پتلے بال جو کبھی گھنے نہیں ہوتے تھے، سیاہ ہرنی جیسی آنکھیں، سنہری رنگت کی حامل وہ لڑکی دیکھنے والوں کو پہلی نہیں تو دوسری نظر میں ضرور ٹھٹھکا دیتی تھی۔ بیمار رہنے کی وجہ سے اس کا سراپا کچھ کمزور ساد کھائی دیتا تھا البتہ جو چیز سب کو حیران کرتی تھی وہ اس کے کچھ پھولے ہوئے گال تھی جب بھی وہ غصے میں ہوتی تو وہ سرخ ہو جاتے تھے۔

افشین رحمانی ایک بزنس وومن تھیں۔ ان کے بوتیک 'دیا کرسٹل فیشن' کے نام سے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے تھے۔ وہ خاصی مصروف شخصیت تھیں وہ جوانی میں ہی بیوہ ہو گئیں تھیں اس کے بعد ان کی محبت و شفقت کا محور ان کی اکلوتی بیٹی تھی۔ ان کے محبوب شوہر کی وہی اکلوتی نشانی تھی جو جان سے زیادہ عزیز تھی۔ خاندان والوں نے بہت زور لگایا کہ وہ دوسری شادی کر لیں مگر وہ نہ مانیں۔ ان کے لیے ان کی بیٹی کی صحت اور خواہشات اولین ترجیح تھے۔ اسی کے کہنے پر وہ نیویارک کے

ایک کونے میں اس کاٹیج میں آبسی تھیں۔ان کی بیٹی 'دیا صلاح الدین' خاموشی پسند کرتی تھی۔وہ اپنی عمر کے نوجوانوں سے کافی ہٹ کر تھی۔

افشین رحمانی عجلت میں گھر پہنچیں تھیں ملازمین کو سارا سامان پکڑاتی وہ اندر آئیں تو حسب توقع وہ ان سے منہ پھیر گئی۔انھوں نے اشارے سے نینی سے صورتحال معلوم کرنا چاہی تو وہ لاعلمی سے کندھے اچکا گئیں۔

www.novelsclubb.com

"آہم____مجھے حالات سازگار نہیں لگ رہے نینی____کیا کوئی مجھ سے ناراض ہے؟"

وہ ان کے پاس کاؤچ پر جا بیٹھیں، دیا کی دیکھا دیکھی چاند نے بھی ان سے منہ پھیر لیا۔ یہ دیکھ کر افشین اور نینی ہنس دیں مگر ان دونوں پر یہ ظاہر کرنا ضروری تھا کہ وہ دونوں بہت اداس ہیں۔ اس لیے وہ مصنوعی دکھ سے وہ دیا کے بال سہلانے لگیں۔

"میرا بچہ ناراض ہے ممی سے ؟؟؟"

میں نے بہت کوشش کی جلدی آنے کی مگر ٹریفک میں پھنس کر رہ گئی تھی۔ اسی لیے سر بھی درد کرنے لگا ہے۔"

www.novelsclubb.com

انھوں نے دو انگلیاں ماتھے پر رکھیں، یہ سچ بھی تھا وہ آج میٹنگز کی وجہ سے کافی تھک گئیں تھیں۔

ممی____آپ ٹھیک تو ہیں نا؟"

نینی جلدی سے کھانا لگوائیں اور ممی آپ نیم گرم پانی سے باتھ لیں آپ اچھا فیل کریں گی پھر میں آپ کو اپنے ہاتھوں سے کافی بنا کر دوں گی، دیکھیے گا آپ کی تھکن چٹکیوں میں دور ہو جائے گی۔"

وہ فکر مندی سے ان کے دونوں کندھے تھام گئی۔

www.novelsclubb.com

اس کے پاس ممی ہی تھیں، ڈیڈ کی تو ہلکی سی شبیہ یاد تھی وہ ان کو کھونے سے ڈرتی تھی۔

"میرا بچہ! فکر مت کرو میں بالکل ٹھیک ہوں۔"

انھوں نے اسے گلے لگالیا، چاند زبردستی ان کے بیچ گھس گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ADEENA KHAN

وہ لوگ تیار ہو کر باہر آئے تو بیبو جی فون پر لگیں تھیں یہ دیکھ کر آدم کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔

اب تم بتاؤ میں کیسے چپ رہوں؟"

تمھیں لگتا ہے یہ لڑکی سچ میں بیمار ہے مجھے تو سراسر جھوٹ لگتا ہے۔چوبیس گھنٹے یہ فون پر پائی جاتی ہے پھر ہماری پھپھو صاحبہ اور ہی کہانیاں سناتی ہیں۔مان نامان دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس کے مشکوک ہونے پر کبیر نے تاسف سے سر ہلایا گویا اظہار تھا کہ 'اس کا کچھ نہیں ہو سکتا'۔

چچی جان ان دونوں سے ناشتے کا پوچھنے لگیں، آدم کے موڈ کا ستیاناس ہو چکا تھا اس لیے اس نے صرف چائے اکتفا کیا جبکہ کبیر ڈٹ کر ناشتہ کر رہا تھا ساتھ ساتھ سرسری سی نگاہ آدم پر بھی ڈال لیتا جو بمشکل ضبط کیے بیٹھا تھا۔

"اے لو____لڑکی تمھیں میں بڈھی روح ابھی جوان لگتی ہوں جو تم مجھے جھمکیاں پہناؤ گی اب کہاں وہ حسن و جمال رہا ہمارے جو تمھارے دادا کے زمانے میں ہوتا تھا۔ ہاہ____"

ناجانے دوسری طرف سے کیا کہا گیا تھا وہ اداس ہوتی ہنس دیں۔

یہ مس الہ دین کا چراغ پارٹ ٹائم کامیڈین بھی ہیں کیا جو اس سے بات کر کے "

"____یہاں ان کو ہنسی آتی ہے وہاں ڈیڈی اور ابی جان کو

اس کے دل جلے انداز پر کبیر نے بمشکل قہقہہ روکا۔

وہ دیا صلاح الدین کو اس کے نام کی وجہ سے الہ دین کا چراغ کہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ۔ہم جم چلتے ہیں۔اب اس کی نہیں سننی میں نے مزید باتیں چل

یارررر____والٹ تو میں گھر بھول آیا۔ایسا کر تو اٹھا کر لے آجا____مجھے دیکھ کر

ڈیڈی کا ویسے ہی پارہ چڑھ جائے گا۔"

اس کی بات سنتے ہی کبیر کا رنگ اڑ گیا۔

"یار! مجھے تو بخش دیا کر تیرے گھر والوں کا مجھے دیکھتے ہی غصہ ابلنے لگتا ہے انھیں

لگتا ہے میں نے ہی تجھے پالا ہے اور تیری ہر غلطی میرا گناہ ہے۔یہ میرے جڑے

ہاتھ دیکھ____"

www.novelsclubb.com

اس نے باقاعدہ دونوں ہاتھ جوڑ دیے۔

"تو جاتا ہے یا نہیں____؟"

اس کے ماتھے پر مخصوص دو بل آ گئے تھے مطلب وہ آخری بار پوچھ رہا تھا ورنہ ایسا ناراض ہوتا کہ بس____۔

"اچھا بابا____جاتا ہوں۔"

وہ منہ بنائے چل پڑا۔

آدم مصطفیٰ کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ پھیل گئی، وہ دونوں یک جان تھے۔ان کی گہری دوستی پورے شہر میں مشہور تھی۔

www.novelsclubb.com

"یار لگتا ہے تو آج مجھے ابی جان کے ہاتھوں شہید کروائے گا____اب یہ بتا کیا کیا اٹھا کر لانا ہے؟"

فون کان سے لگائے وہ دبے پاؤں شیریں منزل میں داخل ہوا تھا آس پاس کسی کو نہ پا کر دھیرے دھیرے سیڑھیوں کی طرف قدم بڑھانے لگا تاکہ قدموں کی چاپ سنائی نہ دے مگر ایک کرخت آواز پر اسے رکنا پڑا۔

www.novelsclubb.com

"یہ تم کیا چوروں کی طرح ہمارے گھر میں گھسے آرہے ہو؟ جب دیکھو منہ اٹھائے چلے آتے ہو، کیا اپنے گھر میں دل نہیں لگتا تمہارا؟"

جہاں اس بے عزتی پر اس نے اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کی تھی وہیں فون پر موجود آدم نے بمشکل اپنے قہقہے کا گلا گھونٹا۔اس کی بہن کو نا جانے بیچارے سے کیا چڑ تھی ہر وقت سائے کی طرح اس کے سر پر منڈلاتی رہتی تھی۔

"میں وہ____مجھے آدم سے کچھ کام تھا۔"

اس نے بات بنائی ورنہ تو دل کر رہا تھا اس سرخ بالوں والی چڑیل کی گردن مروڑ دے۔وہ ایسا کر بھی دیتا اگر ابی جان کے آنے کا خدشہ نہ ہوتا۔

www.novelsclubb.com

وہ نا محسوس انداز میں فون آف کر چکا تھا ورنہ ان بہن بھائی کے درمیان پینیڈ ولم بن جاتا۔

"میں شکل سے بے وقوف نظر آتی ہوں____؟"

اس کے طنزیہ انداز پر کبیر کا سر اثبات میں ہلا مگر یکدم اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی نفی میں گردن ہلائی ورنہ یہ سرخ بالوں والی چڑیل پنجے جھاڑ کر اس کے پیچھے پڑ جاتی۔

"یہ بات ہم سے پہلے تو تمھیں پتا ہو گی کہ وہ گھر نہیں ہے اور کیوں نہیں ہے یہ بھی ہم سے زیادہ تو تمھیں ہی علم ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

وہ اب شرر بار نگاہوں سے اسے گھور رہی تھی۔

میں____ مجھے کیا پتا؟؟؟؟"

میرا ہاتھ تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے اس کے شادی سے انکار کرنے کے پیچھے

ہے۔"

اس نے گڑبڑا کر اپنا دفاع کرنا چاہا۔

ہاں ہے____ ایک دوست کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنے دوست کو سمجھائے"

اس کی اصطلاح کرے یہ نہیں کہ ہر الٹے سیدھے کام میں آنکھیں بند کر کے اس

کے پیچھے چل پڑے۔"

www.novelsclubb.com

اس نے ان دونوں کی گہری دوستی پر طنز کیا جو کرائم پارٹنرز بھی تھے۔

"______دیکھو عینا! میں نے اسے سمجھایا تھا بہت لیکن"

اس نے مصالحت آمیز انداز اپنایا۔

"کیا خاک سمجھایا ہے جب وہ اپنے کہے سے ایک انچ نہیں ہل رہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ الٹا اسی پر چڑھ دوڑی۔

شٹ اپ_____ تمیز سے بات کیا کرو۔"

میں محض تمہارے خود سے دو سال بڑے ہونے کا لحاظ کرتا ہوں ورنہ بولنا مجھے بھی

"آتا ہے۔

اب کی بار وہ بھی بپھرا تھا اپنی سیلف ریسپیکٹ کا خیال جو آ گیا تھا۔

تم____ کبیر شمس الدین صاحب تم نے مجھے شٹ اپ کہا اب دیکھنا تمھیں تو میں"

سیدھا کرواتی ہو شمس انکل سے، سارے کس بل نکل جائیں گے۔ آیا بڑا ریسپیکٹڈ

"______ شہری ہونہہ

www.novelsclubb.com

وہ تن فن کرتی وہاں سے چلی گئی تھی۔

کبیر سر جھٹکتا آگے بڑھ گیا۔

عینا مصطفیٰ پرفیکٹ لڑکی تھی اور اس کے اندر یہ کیڑا پایا جاتا تھا کہ ہر کوئی پرفیکٹ ہو۔

ADEENA KHAN

www.novelsclubb.com

کبیر جب سے شیریں منزل سے واپس آیا تھا تب سے غصے سے بھرا بیٹھا تھا۔ گاڑی ڈرائیو کرتا ہوا آدم گاہے بگاہے اس پر نگاہ ڈال لیتا۔

"خیر تو ہے اتنے چپ چپ کیوں ہو؟"

اس کے چھیڑنے کی دیر تھی وہ دانت پیستے ہوئے اسے گھورنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"بس کر دے اب کیا میری خوبصورتی کو نظر لگائے گا؟"

کبیر کے مسلسل گھورنے پر اس نے چڑایا۔

"_____ خوبصورت ہو نہہ"

اس نے غصے سے سر جھٹکا، عینا کے ہاتھوں اپنی عزت افزائی کا صدمہ نہیں بھول رہا تھا اسے۔

www.novelsclubb.com

اور کیا لڑکیاں میری ایک جھلک کی منتظر رہتی ہیں، ہو نا ہو پھپھو کو بھی اندازہ تھا یہ" بچہ بڑا ہو کر چاکلیٹ ہیرو بنے گا تبھی انھوں نے بچپن سے ہی مجھے اپنی بیٹی کے لیے بک کر لیا ہو گا مگر افسوس_____

کی حال سناواں دل دا

کوئی محرم راز نہ ملدا

(خواجہ غلام فرید)

اس کے مصنوعی لہجے پر کبیر کا دل کیا اس کی گردن دبا دے۔

www.novelsclubb.com

"____دنیا جہان میں نے ایسا سیلف اوبسیسڈ بندہ نہیں دیکھا"

"تو دیکھے گا بھی نہیں میرے یارررر کیونکہ اپن ایک ہی ہے۔"

اس نے سٹیرنگ چھوڑ کر دونوں ہاتھوں سے فرضی کالر اکڑائے۔

"خدا کے واسطے آگے دیکھ کر گاڑی چلاو ورنہ یہ خوبصورت چہرہ بگڑ جائے گا۔"

کبیر نے اسے سامنے کی طرف متوجہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"ویسے یہ مہک _____ سچ میں جم کرنے آتی ہے یا یہ بھی ملنے کا بہانہ ہوتا ہے؟"

اب وہ مشکوک نگاہوں سے آدم مصطفیٰ کو دیکھ رہا تھا جس نے بر وقت اپنی بے ساختہ امڈتی ہنسی کو روکا تھا۔

"آفکورس جم کرنے آتی ہے____بس ملاقات ہو جاتی ہے۔"

وہ اس کی جلن بخوبی سمجھ رہا تھا۔

ہاں جی____اتنا ہی سیدھا ہے نا تو؟؟؟"

www.novelsclubb.com

مجھے نہ لے کر آیا کر اپنی ان لوو میٹنگز میں، مجھے کباب میں ہڈی والی فیلنگ آتی ہے قسم سے۔"

ان نے ناک بھوں چڑھائی، اسے مہک بالکل پسند نہیں تھی۔

"___تو مجھے کونسا پسند ہے"

وہ دھیمے سے بڑبڑایا۔

کیا کہا؟؟؟"

"زور سے بول۔

www.novelsclubb.com

کبیر نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورا اور دائیں ہاتھ سے اپنے گھنگریالے بال سیدھے کرنے کی ناکام کوشش کی۔

"کچھ نہیں____میں اس سے ایسے ہی بات چیت کر لیتا ہوں ایسی کوئی لو وشو والی باتیں نہیں ہوتی۔"

وہ بائیں طرف ٹرن لیتا ہوا بولا۔

www.novelsclubb.com

"ہے نا____یہی بات ہے نا مجھے پتا تھا لو وشو کا سین نہیں ہے تو نے بس ایویں ضد باندھ رکھی ہے سب سے خاص کر افشین پھپھو سے۔"

کبیر نے پر جوش ہو کر اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے میں صرف ایک مطمئن اور خوشحال زندگی گزارنا چاہتا ہوں بغیر کسی جھنجھٹ کے اور پھپھو کی بیٹی تو ہے ہی کمزور دل کی کب تک ڈر ڈر کے گزاروں گا۔"

اس کی حد درجہ سفاکیت پر کبیر ایک دم سنجیدہ ہو گیا تھا، اس بات پر اس کا دل بری طرح سے دکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

انسان کو بڑے بول نہیں بولنے چاہئیے آدی____ بعض اوقات ہمارے منہ سے " نکلے الفاظ ہمیں رسوا کروادیتے ہیں اور پچھتاوا ہمارا مقدر بن جاتا ہے۔

اس کی بات پر آدم استہزائیہ انداز میں مسکرایا تھا۔

اس کے نزدیک اس کی زندگی میں اس سے زیادہ برا اب کیا ہو سکتا تھا جو حالات اب چل رہے تھے؟

www.novelsclubb.com

"دیا_____میرا بچہ اٹھ جائیں اب۔"

"کرسٹی اور جیک آئے ہیں آپ کو لینے۔

www.novelsclubb.com

ممی کی آواز پر اس نے بمشکل مندی مندی آنکھیں کھولیں۔چاند جلدی سے اٹھ کر باہر ناشتے کے لیے بھاگ گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

آج انھوں نے یونیورسٹی جلدی پہنچنا تھا۔ مسٹر سمتھ کی کلاس میں انھوں نے پریزینٹیشن دینی تھی۔ وہ جلدی سے اٹھی اور واش روم میں گھس گئی شاور لے کر چینج کیا ممی اس کے کپڑے پہلے سے ہینگ کر جاتی تھیں۔ اس نے بلیک پلازو پر گرے شرٹ پہنی، پاؤں میں بلیک سنیکرز پہنے باہر آگئی۔ لاؤنج میں آکر بیٹھی تو مما نے اس کی پونی بنا کر اس کا سر چوم لیا، صلاح الدین کو یاد کر کے ان کی آنکھیں نم ہو جاتی تھیں۔ اگر وہ اپنی بیٹی کو نارمل لائف گزارتے دیکھتے تو خوشی سے پھولے نہ سماتے۔

"_____ ممی ____ اچھے سے ناشتہ کر کے جایئے گا اوکے ____ لووویوووو"

وہ روز کی طرح ان کا ماتھا چومتی، دو بوائل انڈے اٹھا کر بھاگ گئی تھی۔ وہ اسے روکتی رہ گئیں، نا وہ انتظار کرتی تھی نا ہی اس کے دوست۔

"او کے چاند بے بی! یہ تم کھاؤ شام میں ملتے ہیں۔"

چاند نے اس کے ہاتھ سے انڈہ کھانے کے لیے منہ کھولا مگر وہ نوٹس لیے بنا اس کے آگے رکھ کر بھاگ گئی۔ وہ منہ بسور کر رہ گیا کیونکہ اس کے ہاتھ سے کھانا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

چاند صاحب اس کے معاملے میں خاصے پوزیسیو تھے۔

میرا دل جس دل پہ فدا ہے"

اک بے وفا ہے_____

"_____ہاں بے وفا ہے

وہ جیسے ہی وہ یونیورسٹی پہنچے یہ آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔ کرسٹی اور جیک کو سمجھ تو نہیں آئی تھی مگر وہ اس شخص کی بے ہودگی سے اچھی طرح آگاہ تھے جو ہاتھ دھو کر دیا کے پیچھے پڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اورنگزیب جتوئی تھا، پاکستان کے مشہور سیاستدان کا بگڑا ہوا اکلوتا صاحبزادہ۔

جو یہاں اپنے باپ کے پیسے پر عیاشی کرنے آیا تھا۔اسے پڑھنے نہ پڑھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔دیا کی کم بختی تھی جب اس نے پہلے ہی دن ہیرو بن کر ایک بنگلہ دیشی لڑکی کو اورنگزیب اور اس کے گروپ کی ریگنگ سے بچایا تھا۔تب سے وہ ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ گیا تھا۔وہ جہاں ہوتی وہیں پہنچ جاتا دیا اب اس سے بچتی پھرتی تھی اس کا لڑائی جھگڑوں اور مار پیٹ سے ویسے بھی دل گھبرانے لگتا تھا تبھی وہ چاہتی تھی امن و سکون رہے صد شکر ان کا ڈیپارٹمنٹ الگ تھا۔وہ کمپیوٹر سائینسز میں ماسٹر کر رہی تھی جبکہ اورنگزیب کافی سالوں سے سائیکولوجی کر رہا تھا تبھی شاید وہ اس کی سائیکی بھی سمجھ گیا تو وہ فطرتاً ڈرپوک سی لڑکی تھی اور اسے ڈرانے میں مزا آتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"دی____یا! میں ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ میں کمپلین کرتا ہوں۔یہ ایسے نہیں مانے گا۔"

جیک نے اپنے انگریزی لب و لہجے میں کہا۔

"نو جیک ! میں نہیں چاہتی میری وجہ سے اس کی پڑھائی ختم ہو۔اسے بکواس کرنے دو۔"

اس نے جیک کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے تسلی دی۔

www.novelsclubb.com

"بٹ دی ____یا! ہی از رائٹ ، یہ بندہ بہت اوور ہو رہا ہے اب۔"

اب کے کرسٹی بولی۔

وہ دونوں اس کے بچپن کے مخلص دوست تھے تبھی اس کی بہت پرواہ کرتے تھے۔
انھیں ہمیشہ اس کی صحت کا خیال بھی رہتا تھا۔

"ایسے لوگ پڑھنے نہیں صرف دوسروں کو تنگ کرنے آتے ہیں ویسے تم نے کب اسے پڑھائی میں سیریس دیکھا ہے؟"

www.novelsclubb.com

اب جیک براہ راست اسے دیکھ رہا تھا۔

"اور تم خود ہی تو کہہ رہی تھی یہ پاکستانی فیوڈلز ایسے ہی ہوتے ہیں بگڑے ہوئے کسی کی نہ ماننے والے۔"

کرسٹی نے بھی جیک کی حمایت کی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا بابا____ معافی دے دو اسے بعد میں دیکھیں گے ابھی چلو ہمیں دیر ہو رہی ہے مسٹر سمتھ کچا چبا جائیں گے۔"

اس نے دونوں کو آگے دھکیلا۔

"وہ ہڈیاں نہیں کھاتے۔"

جیک کے اس کی صحت پر طنز سن کر جہاں کرسٹی ہنسی تھی وہیں اس نے اسے مکا دے مارا تھا۔

www.novelsclubb.com

ADEENA KHAN

شازمہ ! مجھے نہیں لگتا تمھارے سسر مہک اور آدم کی بات طے ہونے دیں گے۔"

"ان کا بس چلے تو آج ہی اپنی نواسی کی رخصتی کروالیں۔

نائمہ نے روز کی طرح جلے دل کے پھپھولے پھوڑے تھے۔وہ اس وقت شیریں منزل کے لاؤنج میں موجود تھیں۔دونوں بہنیں روز پلاننگ کرتیں لیکن کچھ نہ ہو پاتا وجہ جلیل رحمانی کی حکمرانی تھی۔

www.novelsclubb.com

مصطفیٰ صاحب آفس گئے تھے جبکہ جلیل رحمانی کسی کام سے زمینوں پر گئے تھے تبھی انھیں کھلی گفتگو کا موقع مل گیا تھا۔

"میری بات سنو نائمہ بیٹی! تم بالکل میرے بچوں کی طرح ہو اس لیے میں ابھی صرف لفاظی طور پر سمجھا رہا ہوں اپنی بیٹی کو بولو دوستی کی حد تک سب ٹھیک ہے مگر وہ جس حیثیت سے اس گھر میں قدم جمانا چاہتی ہے وہ ناممکن ہے۔ تم اسے یہ بات اچھی طرح باور کروادو اور خود بھی دونوں یہ بات ذہن نشین کر لو اس گھر کی بہو 'دیا صلاح الدین' ہی رہے گی۔ اگر اس بات کے خلاف کوئی بھی گیا تو 'آدم مصطفیٰ' کو عاق کر دوں گا میں۔"

www.novelsclubb.com

ایک دم بھاری رعب دار آواز گونجی تھی جس پر ان دونوں کو سانپ سونگھ گیا تھا۔ انھیں توقع نہیں تھی وہ اتنی جلدی آجائیں گے۔ وہ پلٹیں تو ناگوار تاثر لیے انھیں دروازے میں ایستادہ پایا۔

"_____ابی جان! ہم تو بس وہ"

شازمہ نے بات سنبھالنی چاہی مگر وہ درمیان میں کاٹ گئے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"زروہ بیٹی کا فون آیا تھا وہ شام میں بچوں اور اپنے میاں کے ساتھ آ رہی ہے تبھی میں راستے سے پلٹ آیا ہوں۔ تم بھی اس گھریلو سیاست کو ایک طرف رکھو اور ان کے لیے کھانے کا انتظام کرواؤ۔ نائمہ بیٹی تم بھی کھانا کھا کر جانا۔"

وہ کہتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

"تم کہاں چل دیں رکو تو____ کھانا کھا کر جانا اور زروہ سے بھی مل لینا۔"

www.novelsclubb.com

شازمہ نے انھیں اٹھتے دیکھ کر روکا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"زروہ سے میں پھر مل لوں گی اور جتنی میری بے عزتی ہوئی ہے اس سے ہی میرا پیٹ بھر گیا ہے۔"

وہ تن فن کرتیں وہاں سے چلی گئیں۔

"______ابی جان بھی نا"

www.novelsclubb.com

شازمہ نے سر جھٹکا۔

جلیل رحمانی اور بانور رحمانی اپنے والدین کے لاڈلے تھے انھوں نے کھاتے پیتے گھرانے میں آنکھ کھولی تھی۔ان کا کاروبار خاصا وسیع پیمانے پر پھیلا ہوا تھا۔دونوں بہن بھائی میں مثالی محبت پائی جاتی تھی۔ جلیل رحمانی کی شادی ان کی والدہ (شیریں) نے اپنی بھتیجی سے کی تھی جبکہ بانو کی شادی دور پرے کے رشتہ داروں میں ہوئی تھی۔دونوں بہن بھائی کے لیے ان کے ہم سفر بہترین ثابت ہوئے تھے۔

جلیل رحمانی کا ایک بیٹا تھا مصطفیٰ جبکہ بانو کے دو بیٹے شمس الدین اور صلاح الدین تھے۔اپنے والدین کی طرح ان کے بچوں میں بھی بہت پیار تھا کمی تھی تو بس ایک بہن کی اور یہ دعا اللہ نے جلد ہی سن لی۔ جلیل رحمانی کے گھر ایک خوبصورت سی گڑیا نے آنکھ کھولی تھی جس کا نام صلاح الدین نے 'افشین' رکھا تھا۔اس کے آنے سے سب سے خوشی وہی محسوس کرتا تھا۔اس کا بس نہ چلتا وہ اسے اپنے گھر ہی رکھ لے۔

بانو جوانی میں ہی بیوہ ہو گئیں تھیں والدین بھی اب حیات نہیں رہے تھے، بھائی کے اصرار پر وہ ان کے ساتھ والے گھر میں آبسیں۔

وقت گزرتا رہا صلاح الدین اور افشین کی محبت دیکھتے ہوئے انھوں نے ان کو نکاح کے بندھن میں باندھ دیا۔ مصطفیٰ کی شادی خالہ کی بیٹی سے ہو گئی۔ شمس الدین نے گھر والوں کی باہمی رضامندی سے اپنی کلاس فیلو آمنہ سے شادی کی۔ دو سال بعد مصطفیٰ کے گھر زروہ اور پھر تین سال بعد عینا پیدا ہوئی پھر وہ خوش کن لمحہ بھی آیا جب شمس الدین کے ہاں کبیر اور مصطفیٰ کے ہاں کبیر نے جنم لیا۔ کبیر شمس گھنگریالے بالوں اور بھوری آنکھوں والا معصوم سا بچہ تھا اس کی سانولی رنگت کافی پر کشش لگتی تھی جبکہ آدم مصطفیٰ کافی خوبصورت اور اکھڑ مزاج بچہ تھا۔ جو لوگ

اس کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر اس کی طرف بڑھتے تھے وہ اس کے تیور دیکھ کر پیچھے ہٹ جاتے تھے۔ وہ گھر بھر کا لاڈلا تھا جلیل رحمانی کا کہنا تھا اس کو بگاڑنے میں سب سے زیادہ ہاتھ اس کے والدین کا ہے بڑا ہو کر یہ انھیں کافی رلائے گا۔

افشین کی تو گویا اپنے بھتیجے میں جان بستی تھی وہ ہر وقت ان کے ساتھ پایا جاتا تھا۔ ان کی رخصتی پر اس نے کافی رونا ڈالا تھا جس پر وہ اسے اپنے ساتھ لے آئیں تھی۔ وہاں کبیر اور آدم ایسے ان کے پاس رہتے جیسے صلاح الدین کو بھی وہ لفٹ نہ کروائیں۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں سات سال کے تھے جب ان کی افشین پھپھو کے ہاں ایک سنہری گڑیا نے جنم لیا اس کی رنگت اپنے بابا جیسی تھی جبکہ نقوش ماں جیسے تھے۔ صلاح الدین کی تو خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا اور افشین ان کی خوشی میں خوش تھیں۔

وہ کھیلتی تو دونوں کے ساتھ ہی تھی مگر آدم اس کے لیے زیادہ پوزیسیو تھا۔ اس کی نظر میں وہ اس کی افشی پھپھو کی بیٹی تھی تو اس پر اس کا حق زیادہ تھا مگر جیسے جیسے وہ بڑی ہو رہی تھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر سہم جاتی یہاں تک کہ سانس تک روک لیتی افشین اس سب سے پریشان تھیں مگر ابھی کسی کے سامنے ذکر نہیں کیا تھا۔ ایک دن ہوا کچھ یوں کہ وہ ماموں کے گھر آدم کی خالہ کے بیٹے ارمان کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ آدم جو کہیں باہر گیا ہوا تھا جب لوٹا تو لان میں اسے ارمان کے ساتھ کھلکھلاتے دیکھ کر طیش میں آ گیا۔ اس نے آگے بڑھ کر ارمان کے منہ پر زور کا تھپڑ جڑ دیا تھا جس سے دیا اس قدر گھبرائی کہ ہوش و حواس ساتھ چھوڑ گئے۔ سارے گھر

اسے ہسپتال لے کر بھاگے ڈاکٹرز کے میں بھگ دڑ مچ گئی تھی۔صلاح الدین تھا (cardiomyopathy) مطابق اسے کارڈیومایو پیتھی

(جس کے مطابق انسان کے دل کے پٹھے ٹھیک کام نہیں کرتے اور خون جسم کے دوسرے حصوں تک مؤثر طریقے سے نہیں پہنچ پاتا اس سے انسان کا دل کمزور ہونے لگتا ہے اور دل کے دورے کا باعث بن سکتا ہے)

صورتحال زیادہ سنجیدہ نہیں تھی مگر احتیاط ضروری تھی۔وہ صحت میں کافی کمزور تھی اس لیے سرجری نہیں کی جاسکتی تھی ڈاکٹرز کا کہنا تھا اگر باہر علاج کروایا جائے تو زیادہ بہتر تھا کیونکہ اسے موروثی بیماری نہیں تھی، علاج ممکن تھا۔

www.novelsclubb.com

سب لوگوں کو تشویش تھی صلاح الدین اپنی لخت جگر کو یوں نہیں دیکھ سکتے تھے انھوں نے سوچ لیا تھا وہ اسے باہر لے جائیں گے۔افشین نے دیکھا اب آدم ان سے کچھ جھجھکتا تھا انھوں نے اسے اپنے پاس بلایا اور پیار سے سمجھایا کہ اس کی غلطی نہیں تھی دیا کی طبیعت ٹھیک نہیں تبھی وہ بے ہوش ہوئی تھی۔آدم تب سے مطمئن ہو گیا وہ دیا کا خود سے بڑھ کر خیال رکھنے لگا تھا۔

ADEENA KHAN

وہ دونوں جم کے باہر گاڑی روکتے ہی باہر نکل آئے۔

آدم آگے آگے چل رہا تھا اس کی روشن پیشانی پر ناگواری سے دو بل پڑے ہوئے تھے وجہ راستے میں ہوئی دونوں کی تلخ کلامی تھی۔

وہ دونوں آگے پیچھے چلتے بہت سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر رہے تھے۔

دونوں دراز قد تھے مگر کبیر اس سے قدرے کم ہائٹ رکھتا تھا۔ وہ شروع سے ہی ایک جیسی ڈریسنگ کیا کرتے تھے کیونکہ شاپنگ کرنے ہمیشہ ایک ساتھ جاتے تھے۔

آدم مصطفیٰ جیسے ہی اندر داخل ہوا مہک بے ساختہ اس کی طرف بڑھی تھی، اس نے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ نا محسوس انداز میں اسے ہٹا گیا۔

www.novelsclubb.com

جو کسی اور نے تو نہیں کبیر نے لازمی دیکھا تھا اور زیر لب اسے 'کمینہ' کہنے سے خود کو نہیں روک پایا تھا۔

"پھر کہتا ہے ایسی کوئی بات نہیں، ہونہہ۔"

جاری ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com